# ایلیا ابو ماضی

(۱۸۸۹-۱۹۵۷ء)

## حالاتِ زندگی

وطن سے دور عربی شاعری کو پروان چڑھا کر اسے عالمی شناخت دینے والے مہجری شعرا میں ایلیا ابو ماضی کو امیر الشعرا کی حیثیت حاصل ہے۔ ابو ماضی لبنان کے ایک گاؤں محید ثہ میں ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے اور دس گیارہ سال کی عمر میں مصر چلے گئے، جہاں اسکندریہ میں اپنے چچا کی دوکان پر کام کرنے لگے اور خالی وقت میں مطالعہ اور اشعار نظم کرنے میں مصروف رہتے۔ بیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے مصر کے رسائل واخبارات میں ان کے مضامین شائع ہونے لگے۔ ۱۹۱۱ء میں امریکہ ہجرت کر گئے۔ اپریل ۱۹۲۰ء میں جب رابطہ قلمیہ کی بنیاد ڈالی گئی تو گو وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے لیکن اس تحریک کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ ۱۹۲۶ء سے نیویارک میں اقامت پذیر ہوگئے اور جبران وغیرہ کی رفاقت میں یہاں کی ادبی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔ اپریل ۱۹۲۹ء میں "السمیر" نام کا ایک اخبار جاری کیا، جس میں تاحیات لکھتے رہے۔

ایلیا ابو ماضی کا پہلا دیوان "تذکار الماضی" ۱۹۱۱ء میں اسکندریہ سے شائع ہوا جب کہ ابھی وہ صرف بائیس برس کے تھے۔ امریکہ پہنچ کر ان کا دوسرا مجموعہ کلام "دیوان ایلیا ابو ماضی" ۱۹۱۶ء میں نیویارک سے اشاعت پذیر ہوا۔ اس میں ان کی وہ نظمیں شامل ہیں، جن میں کائنات پر فلسفیانہ نگاہ ڈالی گئی ہے یا حب وطن کے نغمے چھیڑے گئے ہیں اور عشقیہ قصے نظم کیے گئے ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں ان کا تیسرا دیوان "الجداول" میخائل نعیمہ کے مقدمہ کے ساتھ منظر عام پر آیا۔ آخری مجموعہ کلام ۱۹۴۸ء میں "الخمائل" کے نام سے شائع ہو کر مقبول عام و

خاص ہوا۔ شعروادب کی دنیا میں بھرپور زندگی گزار کر ۱۹۵۷ء میں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

## شاعری

زبان و بیان اور افکار و خیالات میں انفرادیت کی وجہ سے شعرائے مہجر میں ابو ماضی امیر الشعرا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ زبان و بیان میں انفرادیت کا مطلب یہ ہے کہ نحو وصرف، عروض وقوافی اور لغت کے اصول وضوابط کے وہ نسبتاً زیادہ پابند ہیں اور اسلوب کے حوالہ سے شعرائے مہجر کا جو نیازمندانہ رویہ ہے اس سے ابو ماضی بڑی حد تک مستثنیٰ ہیں۔ عوامی زبان کے الفاظ ان کے یہاں کم ہیں۔ ابو ماضی کی دوسری انفرادیت یہ ہے کہ عام شعرائے مہجر کے خلاف وہ زندگی کو پراُمید اور رجائی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قائل ہیں حالانکہ قنوطیت پسندی شعرائے مہجر کا خاص وصف ہے کیوں کہ مہجری شعرا پر جبران کے اثرات بہت گہرے ہیں، جو خود رومانوی مکتب فکر کے سرخیل تصور کیے جاتے ہیں لیکن ابو ماضی جبران اور دوسرے مہجری شاعروں کے دوش بدوش چلنے کے باوجود اپنی الگ راہ بنانے اور الگ منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی میں ان کی عظمت وانفرادیت کا راز پنہاں ہے۔ ان کی شاعری میں رجائیت آلام حیات سے بے خبری کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ زندگی کے تلخ حقائق کا ادراک رکھتے ہوئے مسکرانے، آگے بڑھنے اور روکاوٹوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ابو ماضی کی شاعری میں انسانیت سے ہمدردی، فطرت سے محبت اور آزادی کی زندگی پر بڑا زور ملتا ہے۔

بلند افکار اور بہترین تصورات کے باعث بام عروج پر پہنچی ہوئی ایلیا کی فنکارانہ شاعری مہجری شاعری کا عنوان بن گئی، جس طرح شمالی دبستان کا عظیم ترین نثر نگار جبران اور اس کا بہترین نقاد اور ماہر فن انشا پرداز میخائل نعیمہ ہے، اسی طرح ابو ماضی کو شمالی دبستان کا سب سے بڑا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔

# الكريم

قالوا الا تصف الكرى  مَ لنا؟ فقلت على البديه
ان الكريم لكاالرَّيب  عِ يحبه للحسنِ فيه
و تهش عند لقاءه  و يغيب عنك فتشتهيه
لا يرتضي ابدا لصبا  حبه الذى لا يرتضيه
و اذا الليالى ساعفته  ةُ لا يذُل ولايتيه
و تراه يبسم هازئا  فى غمرة الخطب الكريه
و اذا تحرق حاسد و  ه بكى ورق لحاسديه
كالورد ينفح بالشذى
حتى انوف السارقيه

(ايليا ابوماضى)

## حل لغات

| | | |
|---|---|---|
| ألا تصف (ض) | – | کیاتم تعریف وتوصیف نہیں کروگے |
| الکریم | – | بزرگ، شریف |
| علی البدیه | – | برجستہ |
| الربیع | – | موسم بہار |
| تهُش (ن) | – | تم خوش ہوتے ہو یا ہوگے |
| تشتهیه (افتعال) | – | تم اس کو پسند کرتے ہو، چاہتے ہو |
| لا یرتضی (افتعال) | – | وہ راضی نہیں ہوگا |
| ساعفت (مفاعلة) | – | اس نے مدد کی، اس نے موافقت کی، وہ قریب ہوئی |
| لایتیه (ض) | – | وہ چکر نہیں لگاتا ہے |
| یبسّمُ (تفعیل) | – | وہ مسکراتا ہے یا مسکرائے گا |
| هازئ | – | مذاق کرنے والا |
| غمرة | – | سختی، لوگوں کی جماعت |
| یحرق (ض) | – | وہ جلتا ہے یا جلے گا |
| رَقّ (ن) | – | اس نے نرمی کی |
| ینفح بالشذی (ف) | – | وہ خوشبو بکھیرتا ہے |
| انوف | – | (انف کی جمع)، ناک |

## ﴿التمرین﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱– من وصف الکریم علی البدیهه؟

۲– من تشتهیه اذا غاب عنک؟

۳– ای شئ یحب الکریم لصاحبه؟

۴– من یتبسّم اذا رأی مکروها؟

۵– لمن یبکی الکریم؟

(۲) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ علی البدیهه ..............................

☆ تشتهی ..............................

☆ یرتضی ..............................

☆ غمرة ..............................

☆ تحرق ..............................

☆ رقّ ..............................

☆ ینفح ..............................

☆ انوف ..............................

(۳) درس کے علاوہ کسی ایک مہجری ادیب یا شاعر سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

(۴) مہجری ادب کے متعلق مجموعی معلومات حاصل کیجیے۔

# زہیر بن ابی سلمیٰ

## حالاتِ زندگی

زہیر بن ابی سلمیٰ جاہلی دور کے ان مایہ ناز شعرا میں سے ہے، جن کے قصیدے ادبی لطافت اور معنوی رفعت کی وجہ سے خانۂ کعبہ پر لٹکائے گئے۔ زیر مطالعہ صاحب معلقہ شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ نے اپنے باپ کے رشتہ داروں (بنو عطفان) میں تربیت پائی اور ایک زمانہ تک اپنے باپ کے ماموں شامہ بن عذیر کی صحبت میں رہا، جو اصابت رائے، بلند پایہ شاعری اور کثرتِ مال کی وجہ سے ناموری حاصل کر چکا تھا۔ چنانچہ زہیر نے شاعری میں اس سے خوشہ چینی کی، اس کے علم و حکمت سے متاثر ہوا، جس کا بیّن ثبوت اس کی شاعری کے وہ جواہر حکمت ہیں، جن سے اس نے اپنی شاعری کو مرصع کیا۔ جب مرہ قبیلہ کی دو با اثر شخصیتوں، حارث بن عوف اور ہرم بن سنان نے عبس ذبیان میں صلح کرانے کی کوشش میں دونوں قبیلوں کے مقتولین کی دیتیں (خون بہا)، جن کا مجموعہ تین ہزار اونٹ ہوتا تھا، اپنے ذمہ لے کر برسوں سے بھڑکی جنگ کی آگ کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیا تو زہیر پر ان سرداروں کی عالی ظرفی نے وجد کا عالم طاری کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے مشہور معلقہ کے ذریعہ ان کی مدح کر کے ان کی اعلیٰ ظرفی، سخاوت اور انسان دوستی کو حیاتِ جاودانی عطا کر دیا۔ بعد میں بھی وہ ہرم بن سنان کی مدح میں لمبے لمبے قصیدے کہتا رہا اور ہرم کی بخششوں اور نوازشوں سے بہرہ ور ہوتا رہا — دولت و ثروت اور شہرت و نیک نامی کے باوجود زہیر خوش اخلاق، نرم مزاج، بردبار، صائب الرائے، پاکباز، صلح پسند اور خدا اور روز قیامت پر کامل یقین رکھنے والا تھا۔ معلقہ کے اشعار سے اس امر کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔

ہجرت سے ۱۱ سال قبل اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دونوں لڑکے کعب اور بُجیر مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

## شاعری

شاعری میں زہیر کا خانوادہ ممتاز مقام رکھتا تھا۔ اس کا باپ، دونوں بہنیں سلمٰی اور خنساء، دونوں لڑکے کعب اور بُجیر قابل ذکر شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے شاعر کو میسر نہیں ہوئی۔ زہیر زمانہ جاہلیت کے تین مایہ ناز شعرا میں سے ایک ہے۔ بعض لوگ اسے نابغہ اور امرؤالقیس سے بھی اعلٰی مقام دیتے ہیں۔ کیوں کہ اس کا کلام غریب الفاظ، پیچیدہ عبارت، بیہودہ خیالات اور فحشیات سے منزہ ہے۔ اختصار و جامعیت نیز راست گفتاری اور حکمت سے پُر ہونے کے باعث دیگر شعرا کے کلام سے ممتاز و ارفع ہے۔ یہ ان شعرا میں سے ایک ہے، جنھیں مدح، کہاوتیں اور حکیمانہ مقولے نظم کرنے میں کامل دسترس حاصل تھی۔ زہیر بڑی دماغ سوزی اور غور وفکر کے بعد شعر کہتا تھا۔ اس کے قصیدے ''حولیات'' یعنی یکسالہ کاوشوں کے نتیجے کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قصیدہ چار مہینوں میں نظم کرتا، پھر چار مہینوں تک اسے کاٹ چھانٹ کر درست کرتا رہتا اور اس کے بعد اسے چار مہینوں تک اساتذۂ فن کے سامنے پیش کرتا تھا۔ اور عوام میں اسے ایک سال سے قبل پیش نہیں کرتا تھا۔

جاہلی شاعری کے مزاج اور اس کے موضوعات سے طلبہ کو روشناس کرانے کی غرض سے زہیر کے معلقہ سے چند اشعار اخذ کیے گئے ہیں۔ یہ قصیدہ قبیلہ مرہ کی دو شخصیتوں، حارث بن عوف اور ہرم بن سنان کی مدح میں ہے۔ جاہلی شعرا کے دستور کے مطابق اس نے معلقہ کی ابتدا محبوبہ کے مکان کے آثار پر ٹھہرنے، انھیں سلام و دعا دینے اور ان کا وصف بیان کرنے سے کی ہے۔ اس معلقہ میں کل ۵۹ اشعار ہیں، جس کا مطلع حسب ذیل ہے:

**امن أم اوفى دمنة لم تكلم**

**بحومانة الدراج فالمتثلم**

زہیر کے اس معلقہ میں حکمت و دانائی اور پند و موعظت کے بیش بہا موتی بکھرے پڑے ہیں۔

---

# من معلّقة زهير

و من لم يصانع فى امور كثيرة ... يضرس بانيابٍ و يوطأُ بمنسِمِ

ومن يجعل المعروف من دون عرضه ... يفره و من لا يتق الشتمَ يُشتَمِ

و من يكُ ذا فضل فيبخلُ بفضلهٖ ... على قومه يستغنَ عنه و يُذممِ

و من يوف لا يُذمم و من يهد قلبهٗ ... الى مطمئن البرّ لا يتجمجمِ

و من هاب اسباب المنايا ينلنهٗ ... و ان يرقَ اسباب السماء بسُلَّمِ

و من يجعلِ المعروف فى غيرِ اَهله ... يَكن حمدُه ذمًّا عليهِ و يندَمِ

و من يعصِ اطراف الزِّجاج فانهٗ ... يطيعُ العوالى ركبَت كلَّ لهذمِ

و من لم يذد عن حوضه بسلاحهٖ ... يهدّم و من لا يظلم الناس يُظلَمِ

و من يغترب يحسب عدوًّا صديقَه ... و من لم يكرِّم نفسه لا يُكرَّمِ

و مهما تكن عند امرئٍ من خليقةٍ ... و ان خالها تخفىٰ على الناس تعلَمِ

و كائنٍ ترىٰ من صامتٍ لك معجبٍ ... زيادته او نقصُهٗ فى التَّكلُّمِ

لسانُ الفتىٰ نصف و نصف فؤادهٗ ... فلم يبقَ الا صورة اللَّحمِ والدَّمِ

و اِنَّ سفاهَ الشيخِ لا حلمَ بعدهٗ ... و اِنَّ الفتىٰ بعد السفاهةِ يحلَمِ

سألناَ فاعطيتُم وعدنا فعُدْتُم ... و مَن اكثَرَ التسآلَ يومًا سيحرَمِ

## حل لغات

| | | |
|---|---|---|
| لم يصانغ (مفاعلة) | - | نہیں بنایا |
| يُضرسُ (تفعيل) | - | ڈسا جاتا ہے یا جائے گا |
| انياب | - | دانت |
| يوطأ (ض) | - | روندا جاتا ہے یا جائے گا |
| منسَمٌ | - | اونٹ کے کھر کا کنارہ، علامت |
| عرض | - | عزت وآبرو |
| لا يتق (افتعال) | - | نہیں بچتا ہے |
| الشتم | - | گالی |
| يُشتمُ (ض) | - | اسے گالی دی جاتی ہے |
| يبخُلُ (س، ن) | - | بخل کرتا ہے یا کرے گا |
| يستغن (استفعال) | - | بے نیاز ہو جاتی ہے، بے پروا ہو جاتی ہے |
| يذمّمُ (ن) | - | مذمت کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا |
| يؤفِ (افعال) | - | وفا کرتا ہے، پورا کرتا ہے یا کرے گا |
| يُهدَ (ض) | - | رہنمائی کی جاتی ہے یا کی جائے گی |
| لا يتجمجم (تفعلل) | - | وہ پیچھے نہیں ہٹتا ہے یا ہٹے گا، کوئی بات نہیں چھپاتا ہے |
| هَابَ (ض) | - | اس نے خوف کیا، چوکنا رہا، وہ بچا |
| المنايا | - | (المنية کی جمع)، موت |
| ينلن (س) | - | وہ پاتی ہیں یا پائیں گی |
| يرقَ (س) | - | وہ چڑھتا ہے یا چڑھے گا |
| السلَّم | - | سیڑھی، زینہ |

| | | |
|---|---|---|
| يعص (ض) | - | وہ نافرمانی کرتا ہے یا کرے گا |
| الزجاج | - | شیشہ |
| اطراف | - | (طرف کی جمع)، کنارہ |
| ركبت (س) | - | وہ سوار کی جاتی ہے |
| لهذم | - | تیز کاٹنے والی تلوار، بھالا، دانت |
| يندمُ (س) | - | وہ شرمندہ ہوتا ہے یا ہوگا |
| لم يَذُد (ن) | - | اس نے نہیں ہٹایا |
| يُهدَّم (تفعيل) | - | وہ توڑ دیا جاتا ہے، ڈھا دیا جاتا ہے |
| يغترب (افتعال) | - | وہ وطن سے علاحدہ ہوتا ہے یا ہوگا |
| لا يُكرَّم (تفعيل) | - | اس کی عزت نہیں کی جاتی ہے |
| خليقةٌ | - | عادت |
| صامتٌ | - | خاموش رہنے والا |
| مُعجبٌ | - | تعجب میں ڈالنے والا |
| الفتىٰ | - | نوجوان |
| فوادٌ | - | دل |
| سفاهٌ | - | بے وقوفی |
| تحلمُ (ک) | - | وہ بردبار ہوتا ہے یا ہوگا |
| عُدنا (ن) | - | ہم نے دوبارہ مانگا |
| عُدتُم (ن) | - | تم نے دوبارہ دیا |
| التسآل | - | سوال، مطالبہ |
| سيحرَمُ (ض) | - | وہ عنقریب محروم ہو جائے گا |

## ﴿التمرين﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱ — من يصون عرضه؟

۲ — من يُستغنىٰ عنه و يذمم؟

۳ — من لا يتجمجم قلبه؟

۴ — متىٰ يكون المعروف ذما؟

۵ — من يحسب صديقه عدوا؟

۶ — من لا يكرم؟

۷ — ما هو قيمة اللسان و الفواد؟

(۲) درج ذیل مصرعوں میں خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

☆ و من يوفِ .............. و من يهد قلبه

☆ و من هاب .............. المنايا ينلنه

☆ و من يجعل المعروف .............. غير اهله

☆ و من يعص .............. الزجاج فانه

☆ و من يغترب .............. عدوا صديقه

(۳) اس قصیدہ میں شاعر نے حکمت وموعظت کی جو باتیں بتائی ہیں ان کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

(۴) قصیدہ کے کم سے کم سات اشعار زبانی یاد کیجیے۔

# Al-Hadiqat-Al-Arabia

(Arabic Language Textbook)

FOR CLASS - XII

BIHAR STATE TEXTBOOK PUBLISHING CORPORATION LIMITED, BUDH MARG, PATNA
बिहार स्टेट टेक्स्टबुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, बुद्ध मार्ग, पटना

*Printed By* : NEW NATIONAL OFFSET, Kadamkuan, Patna-3